

علمائے اہل سنت کی نظر میں یریزید

امام المناظرین صوفی محمد اللہ داتا گنج بخش علیہ رحمۃ اللہ
حضرت علامہ

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ﷺ میلہ پڑکالونی گوجرانوالہ

Mob: 0333-8173630

۱۔ بیزید کی حالات ہند نبوی کے بعد ہوئی ۱۵
 ۲۔ حضرت پیر نسیم سوارچ "موضوع روایت ہے ۱۵
 ۳۔ بیزید کو "میر لکھنوی" کہنے والے کو ملا کوڑوں کے سزا تھیں عربی علماء نے دی ۲۳
 ۴۔ علامہ نقی زانو بیزید پر لعنت کو جائز کہنے پر ۳۷
 ۵۔ امام احمد بن حنبل اور علامہ ابن حجر کی لعنت پر بیزید ۳۸
 ۶۔ امام حسن بن علیؑ کو باغی کہنے والے خازن ہیں (ملائی قاری) ۳۵

علمائے اہل سنت کی نظر میں بیزید

امام المناظرین صوفی محمد اللہ داتا
 حضرت علامہ

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجلیٰ علیہ السلام پٹنہ کالونی گورنوالہ

Mob: 0333-8173630

نام کتاب:

علمائے اہل سنت کی نظر میں یزید

مصنف:

امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اشاعت:

نجم: ۲۶ جنوری ۲۰۰۶

صفحات

۲۸

تعداد

۱۱۰۰

ہدیہ

۲۰ روپے

ناشر:

اوکی بک سٹال پیپلز کالونی گوجرانوالہ

باہتمام:

شیخ محمد سرور اویسی
mob: 0333-8173630

نکس کے چ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور شہر برادرز لاہور، قادری رضوی کیسٹ ہاؤس دربار مارکیٹ لاہور۔

رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں مکتبہ فیضان اولیاء کاموئک

کرمانوالہ بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور۔ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور۔

مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ مسلم کتابوی لاہور مکتبہ جمال کرم لاہور۔



فہرست

۱۔ پیش لفظ

۲۔ عزیز مقلد و ایسوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں

۳۔ یزید کا محقر اور ضروری تعارف

۴۔ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں

۵۔ عالم ہا کان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان

۶۔ حدیث نمبر ۱

۷۔ ضروری وضاحت

۸۔ حدیث نمبر ۲

۹۔ حدیث نمبر ۳

۱۰۔ اہل مدینہ اور یزید

۱۱۔ امام کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید

۱۲۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں

۱۳۔ علامہ مذہبی لکھتے ہیں

۱۴۔ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں

۱۵۔ علی بن برہان الدین الحنبی فرماتے ہیں

۱۶۔ ابو بزرۃ اسلمی رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ

- ۲۱۔ حافظ ابن کثیر کا مزید کے متعلق عقیدہ
 ۱۸۔ حافظ ابن حجر عسقلانی سنی شافعی کا عقیدہ
 ۱۹۔ علامہ ذہبی کا عقیدہ
 ۲۳۔ امام بخاری سنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
 ۲۴۔ حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور مزید
 ۲۲۔ ابوشکور سامی محمد بن عبد السعید شیب کشتی
 ۲۳۔ علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں
 ۲۴۔ علامہ عبدالعزیز موم نہ اس شرح العقائد میں فرماتے ہیں
 ۲۸۔ عقیدہ مل القاری المکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 ۲۹۔ شاہ عبدالحی محمد رفیع دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
 ۲۶۔ ائمہ سلف میں اختلاف
 ۲۸۔ حدیث غزوہ قسطنطنیہ
 ۲۹۔ خارجیوں کے استدلال کا جواب نمبر ۱
 ۳۰۔ جواب نمبر ۲
 ۳۱۔ محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید
 ۳۲۔ اعلان

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۴

۲۵

۲۶

۲۸

۲۹

۳۰

۳۳

۳۵

۳۶

۳۷

۳۸

۳۹

پیش لفظ

دنیا میں دین و مذہب وہی غالب رہ سکتا ہے جو حق ہو۔ باطل ہمیشہ مغلوب ہی رہا ہے اور رہے گا۔ اسی لیے عیسائی اپنے مذہب کی تبلیغ کو ضرور کرتے ہیں لیکن برسرِ عام دین اسلام کو جھٹلانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح غلام احمد قادیانی کی امت اپنے نبی کی سیرت پر برسرِ عام آج تک کوئی جلسہ نہ کر سکی۔ بعدی گستاخانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بدگو دیگر اولیاء اکرام کی تنقیص کرنے والے اپنی باطنی خباثت کا اظہار منتظرِ عام پر اگر مہرِ گزہ نہیں کر سکتے یہ ان گروہوں کے باطل پرست ہونے کی یقین دہلی ہے۔ گھر بیٹھ کر اپنے جناوریوں کی گستاخیوں کی تاویلیں ہر کوئی کر لیتا ہے مگر میدان میں نکلتا کاردار در۔

اسی طرح خارجی ٹولہ جو کہ اہل بیت اطہار علیٰ جدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا بدترین دشمن ہے لیکن یہ لوگ کھلے ہندوں اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی خدا داد شوکت کے خلاف ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لاسکتے البتہ یزید کو امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین نیک پاک حکمران ثابت کرنے کی بے ہودہ کوشش

کرتے ہیں۔ کیونکہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو براہ راست باغی کہنا تو انتہائی مشکل ہے لیکن جب بے علم عوام کے دلوں میں یزید کے خلیفہ راشد ہونے کا خیال جما دیا جائے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے دلوں میں خواہ مخواہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ خلیفہ راشد کی اطاعت نہ کرنے والا بدترین باغی ہے۔ یہ اور بات سیاہ کرنے سے صرف یہ مقصد ہے کہ یزید کی بغیر یہی ہے وہی ہی عوام کو دکھلا دی جائے۔

فقط

محمدؐ اللہ روتا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفَى وَالْمَسْلُوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِيْبِهِ الْمُسْتَطَفِّ
وَالِهِم وَآخِصَابِهِ وَاُوْلِيَا سَائِهِمُ الْاَلْقِيَاءِ۔

ابا بعد! دنیا میں دین تو اور بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا مقبول اور پسندیدہ دین صرف اسلام ہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں خود فرماتا ہے اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ اِسْلَامٌ یعنی دین حق اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ لہذا اسلام کے سوا کسی اور دین کو حق سمجھنا قرآن کریم کا انکار کرنا ہے۔ باقی اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کے تمام فرقوں میں سے ایک ہی گروہ حق پر ہوگا۔ ارشاد گرامی ملاحظہ ہو۔

تَفَرَّقُوا مَشَقًّی ثَلَاثًا وَسَبْعِيْنَ
مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ اِلَّا مِلَّةً
وَاحِدَةً فَالَّذِيْنَ هِيَ يَاسُوْلُ
اَحْتَمِلْ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَ
اَصْحَابِي۔ ۛ

میری امت کے تینتر گروہ ہوں گے
سوائے ایک گروہ کے باقی سب جہنمی
ہیں۔ لوگوں نے پوچھا، وہ ایک کون
ہوگا فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ
کے طریق پر ہوگا۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جہنمی گروہ وہ ہوگا جن کے اعمال اور عقائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق ہوں گے اور صحابہ کرام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک کم بسنتی" یعنی تم میری سنت کو لازم پکڑو۔ معلوم ہوا کہ سب صحابہ کرام اہل سنت ہی تھے اور یہی ایک

وَبَيْنَهُمْ ثَمُودُ وَهُوَ أَخِي هَاطِلَ
الْبَنَةِ وَالْجَمَاعَةُ دَلَّوْهُ وَهُوَ
أَهْلِي الْبَيْتِ وَالصَّلَاةُ وَالْأَخْبَاءُ
الْخَطِيبُ وَالْكَاتِبُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
مَرْجُوًّا وَأَخْبَرَهُ أَيضًا مَرْجُوًّا
أَجْزَلُ نَصْرِ السَّجِيحِ فِي الْإِبَانَةِ
عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

ہے کہ سفید چہرے اہل سنت و
جماعت کے اور سیاہ چہرے بدعویوں
اور مکرابوں کے ہوں گے اِس حدیث
کو خطیب اور کاتب نے اِن عمر سے
مرفوعاً ہی نقل کیا ہے اور اِسی طرح
ابو نصر سجوی نے اِبانۃ میں ابوسعید
سے بھی مرفوعاً نقل کیا ہے۔

مسرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مندرجہ بالا ارشادات سے ثابت ہوا کہ ہر مسلمان کو قیامت کے روز کلامنا ہونے سے بچنے کے لیے عقائد اور اعمال کے اعتبار سے تمام بدعتی ٹولوں سے علیحدگی حاصل کر کے اہل سنت و جماعت کا ساتھ دینا چاہیئے۔ قرآن مجید بھی ایسا مندروں کو اسی کی طرف راہ دکھاتا ہے کہ اسے اہل اسلام نماز کے اندر مسجد سے انبیاء اور اولیاء کے راستے کی بھیجی جاگو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے لہذا ہم اسی بات کو لازم پکڑتے ہوئے مزید کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اکرام اور دیگر علماء و اشراف اہل سنت کے ارشادات ہی پیش کریں گے تاکہ جو ہلک ہو وہ دیدہ و دانستہ ہو۔

یزید کا مختصر اور ضروری تعارف

یٰزید بن معاویہ بن ارب حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ یزید

له تفسير فتح القدير جلد ۱ ص ۳ سطر نمبر ۹ تا ۱۰

مذہب حق ہے باقی سب نو پیدا اور باطل ہیں۔ مزید تسلی اور تسفی کے لیے
حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَمْدٍ الْقَيْسِيُّ وَ
 عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاسِمِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا
 مُحَمَّدُ بْنُ الْبَلَّاسِ الْحَزَّازُ حَدَّثَنَا
 أَبُو بَكْرِ بْنُ الْمَدَائِنِيِّ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ
 السَّدُوقِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَدَمَةَ
 الْأَعْزَرِيُّ عَنْ مُجَاشِعِ بْنِ عُمَرَ عَنْ
 مَيْسَرَةَ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ عَنْ سَعِيدِ

یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما
 فرماتے ہیں اہل بدعت اور اہل ہوا
 کے چہرے قیامت کے دن سیاہ
 ہوں گے اور اہل سنت و جماعت
 کے چہرے سفید ہوں گے۔

مِنْ جَبْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
 تَيْمٍ وَبُجَّةَ وَنَسْرَةَ وَبُجَّةَ فَأَمَّا الْبُذَيْنِ سَوْدَةَ وَجُوهُهَا هَلْ
 الْبُذَعُ وَالْأَهْوَاءُ وَمَا السَّذِينَ أَبْيَضَتْ وَجُوهُهُمْ وَأَهْلُ
 السَّيِّئَةِ وَالْجَمَاعَةُ

اس حدیث شریف کو سیدی حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے
تین سندوں سے ذکر کیا ہے۔

غیر مقلد و بابیوں کے امام قاضی شہرکانی لکھتے ہیں:

اَخْرَجَ ابْنُ اَبِي حَاتِمٍ وَ
الْحَطِيبُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ

نہ ماریخ بغداد خطیب بغدادی جلد ۱ ص ۳۹ سطر ۶ تا ۱۱ کہ دیکھئے تفسیر درمختور جلد ۲ ص ۶ سطر ۶ تا ۱۱

سُفْيَانُ صَعْبِيّ بْنَ حَرْبِ بْنِ
أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسِ بْنِ أَبِي
وَلَدِ فِي خَلَاةِ عُمَانَ ۞

بیٹا معاویہ بن ابی سفیان مخزنِ حرب
بن امیہ بن عبد شمس ہے۔ کنیت
اس کی ابو خالد ہے عثمان رضی اللہ عنہ
کی خلافت کے زمانے میں پیدا
ہوا تھا۔

یہ ہی حافظ عسقلانی فرماتے ہیں

فَقَدْ أَبْطَلَ مَنْ ذَمُّهُ أَهْلُهُ
وَلَيْدِي فِي الْعَقْدِ النَّجْوِيَّةِ

یہ بات بالکل باطل ہے کہ یزید کی ولادت
عہد نبوی میں ہوئی ہے۔

لہذا افسوس کہ حضرات جو بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے کندھے
پر یزید کو اٹھائے اسحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی پر جہنمی سوار ہے۔ یہ بالکل بے اصل اور موقوف
(من گھڑت) قفسہ ہے۔

عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان

حدیث نمبر ۱

عَبِيدُ بْنُ جَرَّاحٍ فَرَمَاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری

نه تهذيب التهذيب لابن حجر العسقلاني جلد ۱۱ صفحہ ۲۹ سطر ۱۵ نہ لسان المیزان جلد ۲ صفحہ ۲۹ سطر ۱۶

وَيَقَالُ هَذَا أَمْرٌ أُتِيَ قَابُكُمَا
بِالْعَبْطِ حَتَّى يَكُونَ أَذَلُّ مِنْ
يَقُولُهُ بِمَنْ لَمْ يَكُنْ سَفِيْ أَمِيَّةَ
يَقَالُ لَهُ رِيَّةَ ۝

امت کا معاملہ عدل و انصاف پر قائم ہو گا۔ یہاں تک کہ رشتہ اندازی کرنے والا پہلا شخص بنی امتیہ سے ہو گا اور تاہم اس کا نینید ہو گا۔

ضروری وضاحت

صواعق محرقہ عربی ابن حجر امس رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۱۹ سطر، لیکن سند اس حدیث
مترشح کی ضعیف ہے اور وہ یہ ہے۔

قَالَ أَجْبَيْتُكَ فِي مَسْئَلِهِ حَدَّثَنَا
 ابْنُ كُرَيْبٍ عَنْ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
 ابْنُ لُبَيْدٍ عَنْ ابْنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ سُكُونٍ
 ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ زَيْنَبِ الْجَرَّاحِ قَالَتْ
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صاحب مجمع الزوائد فرماتے ہیں۔

رجال یعنی راوی اس حدیث کے سب کچھ کہتے ہیں۔ صرف یہ ہے کہ محمول کی ابو عبیدہ بن جراح سے ملاقات نہیں ہوئی۔

١٢٢- سطر ١٢٢ دسان الميزان جلد ٩ ص ٢٩٨ سطر ١٢٣ الفخا دعر في السلي في الميزان
١٢٣- سطر ١٢٣ دسان الميزان جلد ٩ ص ٢٩٨ سطر ١٢٤ الفخا دعر في السلي في الميزان

حدیث نمبر ۲

اَخْرَجَ الزَّوْيَا فِي مُسْنَدِهِ عَنْ
أَكْبَرِ السُّنَنِ وَأَمَّا هَذَا فَقَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَوْلِ أَزَلْ
مَنْ يَسْبُلُ سُنَّتِي وَهَلْ كُنْ بِسُنَّتِي
أُمِّيَّةٌ يُقَالُ لَهُ يَنْبِئُ بِهِ
محدث رویانی نے اپنی سند میں
ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے
طریقہ کو بدلنے والا سب سے پہلا
شخص بنی امیہ میں سے ہے اور
نام اس کا یزید ہوگا۔

یہ ڈواریٹ دگرانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یزید کے متعلق ہیں۔ اب
قارئین خود فیصلہ فرمادیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور یزید کو امیر المؤمنین
رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہنے اور کہنے والوں میں سے کون اس قابل ہے
کہ اُسے جھٹلایا جائے۔ یزید کے عاشق صادق خود فیصلہ فرمادیں کہ جو شخص نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے معاملہ میں رخنہ ڈالنے والا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بدلنے والا ہو۔ وہ تم مقلد اور غیر مقلد ہاویوں
کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت کا مستحق بنے تو بدعتی ہونے کا
فتویٰ کن کے متعلق ہے۔ سنت کے خلاف عقیدہ تم لوگ رکھو اور بدعتی
دوسروں کو کہتے ذرا بھی نہ شراؤ۔

۱۔ تاریخ الفقہ عربی لیبیلو ۲۴۱۲ سطر ۳۔ موائی محمد لابن جریر الکنی ۲۴۱۲ سطر ۹

حدیث نمبر ۳

قَالَ الْحَاظُ ابْنُ كَيْسَلٍ حَدَّثَنَا
زُهَيْرُ بْنُ مَرْجٍ حَدَّثَنَا هُشَيْنُ بْنُ
رَافِعٍ حَدَّثَنَا كَامِلٌ بْنُ أَبِي الْخَلَاءِ سَمِعْتُ
أَبَا هَاشِمٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَعَنَ ذُو الْبَاطِلِ مِنْ سَنَةِ سِتِّينَ
وَأَمَّا رِوَاةُ الْقَبِيحَاتِ

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کن ساٹھ
رجحی (سے اللہ کی پناہ مانگو اور جو کچھ
کی نکالی ہے۔

البرایۃ والنہایت میں غلطی سے لفظ ستین "حکیم سبعین" لکھا گیا دلیل
اس کی یہ ہے کہ:
حافظ ابن حجر کی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کسبہ ما ابوہریرہ یوں دُعا
فرماتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَخُو خَلِيفَتِكَ مِنْ تَأْسِ
السُّبْحَانِ وَأَمَّا رِوَاةُ الْقَبِيحَاتِ
پھر فرماتے ہیں:۔
پس اللہ نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور
اُن کو سنہ ۵۹ میں وفات دے دی

۱۔ البرایۃ والنہایت جلد ۸ ص ۱۲۴ سطر ۱

مَعَاوِيَةَ وَوَلَايَةَ اَبْنِهِ سَنَةً
 رَسَمَتْ عَلَيْهِ اَبُو بَكْرٍ عَزَّ وَجَلَّ
 يَزِيدَ فِي هَذِهِ السَّنَةِ فَاَسْتَعَاذَ
 مِنْهَا بِالسَّاعِلَةِ يُونُسَ قَبِيحَ
 اخُو الْاِلَهِ بِالسَّيْطَةِ اِبْنِ الصَّادِقِ
 الْمَصْدُوقِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بِذَلِكَ ۛ

معادیر کی وفات اور اس کے بیٹے
 کی حکومت سن ساٹھ
 میں ہوئی۔ پس ابو ہریرہ
 نے یزید کی حکومت کو اس سن میں جان
 لیا تھا پس آپ نے اُس سے پناہ
 مانگی کیونکہ صادق مصدوق علیہ السلام
 نے ان کو یزید کی حکومت کی بُرائیاں
 بتادی تھیں۔

اس حدیث نمبر ۳۲ سے یزید کی حکومت کی مدت بھی ثابت ہو گئی اور
 ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ معاذ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بالخصوص یزید ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کی حکومت سے پناہ مانگتے تھے۔

اہل مدینہ اور یزید

اَخْرَجَ الْاَوَائِدِيُّ مِنْ طَرَفِ اَحَدٍ
 عَنْهُ اَنَّهُ مَنَعَ عَقْلَهُ عَنْ الْفَيْلِ وَمَا لَ
 وَاللهِ مَا خَرَجْنَا عَلَى يَزِيدَ حَتَّى يَغْتَنَّا
 اَحْسَ قَرَى بِالْحِجَاذِ مِمَّنِ الشَّعَاءِ
 اَنَّ جَمَاعَةً كَانَتْ اَعْمَاجَ الْاَوَّلِادِ وَالْاَنْبَاءِ

واقفی کئی سندوں سے اس روایت
 کو لائے ہیں کہ عبداللہ بن مظاہر بن ثعلب
 کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم نے اس وقت
 تک یزید پر خروج نہیں کیا جہاں تک کہ
 ہمیں خوف ہو گیا کہ اگر ہم نے اس کی

وَالْاَخَوَاتِ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَيَكْدَعُ
 الْفُلُوۃَ ۛ

بیعت نہ توڑی تو کہیں ہم پر آسمان سے
 پتھر نہ برس پڑیں۔ یزید اہلبات اولاد اور
 بات و اخوات سے نکاح کر نہیوال
 شرابی اور تارکِ صلوٰۃ انسان ہے۔

خاتم الحفاط سیدی سیوطی اور حافظ ابن حجر مکی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :
 ”سلسلہ ہجری میں یزید کو خبر ملی کہ اہل مدینہ نے اس کی بیعت فسخ کر
 دی ہے اور اس سے باہمی ہو گئے ہیں۔ اس نے فوراً ایک لشکر جرار
 ان سے لڑنے کے لیے روانہ کیا اور کہا ان سے لڑنے کے بعد
 مکہ میں جا کر ابن زبیر (رضی اللہ عنہ) سے جنگ کریں۔ چنانچہ مدینہ
 کے بابِ طیبہ پر جنگ حرہ ہوا۔ اور جنگ بھی کیے ہوئے کہ ابنِ بصری
 رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی
 شخص ایسا نہ تھا کہ جو اس لشکر کے گزند سے محفوظ رہا ہو۔

بہت سے صحابہ اور دیگر لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ مدینہ متورہ
 کو لٹا گیا اور ایک ہزار لوگوں کا ازالہ لگاتار کیا گیا و نہ
 حفاطِ حدیث کا یہ بیان بھی ذہن میں رکھیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان
 بھی سنیں۔ فرماتے ہیں :-

عَرِيفُ السَّابِغِينَ خَلْدَةُ اَحَدٍ

۱۲ ص ۱۱۱ سطر ۱۹۷
 تاریخ الحفاط و تاریخ الخلفاء دارودکھڑا ص ۱۱۱ سطر ۱۹۷
 تاریخ الحفاط و تاریخ الخلفاء ص ۱۱۱ سطر ۱۹۷

وَعَوْلَ اٰتِهٖ وَسَلٰى اَللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلٰمَةً
 قَالَ مَنْ اَخَذَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ
 فَلَمَّا اَخَذَهُ اَتَتْهُ وَعَيْنُهُ لَعْنَةُ اَللّٰهِ
 وَالسَّلَاطَةِ وَالسَّكَاكِتِ اَجْعَلِيْنَ
 لَا يَغْتَبِلُ اَللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
 صَرَفَتْ وَلَا مَعْدَةَ لَا يَحِثُّ

اس حدیث شریف کو امام احمد بن حنبل نے مندرجہ میں چار طریقوں سے نقل فرمایا ہے جس سے صاف صحت ثابت ہوتا ہے کہ اہل مدینہ کو خوف دلانے والے لعنتی کو کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

امام کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور زبید

قبل اس کے کہ امام کبیر رضی اللہ عنہ کی تاریخ سے ہم مزید کے متعلق اقتباسات نقل کریں۔ ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا ذکر ضروری ہے کہ چونکہ خارجی لوگ اس جلیل القدر امام کی بات کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ابن جریر طبری بدترک شیعہ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

مَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ ثِقَةٌ يَزِيدِيٌّ
 اَلْطَّبْرَقِيُّ اَلْوَسَامُ اَلْجَنْجَلِيُّ اَلْمَكِّيُّ
 اَبُو جَعْفَرٍ..... اَشَدُّ عَاطِفًا بَيْنَ
 مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ جَرِيرٌ بِئْسَ يَزِيدِيٌّ طَبْرِيُّ جَعْفَرِيٌّ اَلْعَدُوُّ
 اَمَامٌ هُوَ اَبُو كَيْسٍ اَلْجَوْفَرِيُّ
 اَبُو حَقٍّ فِيْ حَافِظِ اَمْرِ اَبْنِ عَلِيٍّ

لہ منہ ماہرین جلد ۵ صفحہ ۲۵

عَنِ اَلْاَلَمَانِيَّ اَلْاَخَانِظَ فَقَالَ كَانَ
 لَمَعْنَةِ لَزْزَ اَخْبَضَ كَذًا اَقَالًا اَلْاَلَمَانِيَّ
 وَهَذَا اَزْجَعُ اَنَاظَرْتُ
 اَنَّا كَوَجِبَ بَلْ اَنْتَ جَرِيْرٌ
 مِنْ كِبَارِ اَنْبِيَا اَلْاِسْلَامِ
 اُكَا بَرَاءَمِيْنَ سِيْنَ

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

كَانَ مِنْ اَكْبَرِ اَنْبِيَا اَلْعَلَمَاءِ
 وَجَعَلَ لِقَوْلِهِ وَيُذَكِّرُ اِلٰى
 مَعْرِفَتِهِ وَفَضْلِهِ

یہ ہی حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

وَذَكَرَ فِيْ ذَاہِ اَلَّذِيْ لَقِيَ
 اَلْعَلَمَاءَ اَلْبَلَاةَ وَوَعَاظَهُمْ مَعَ اَمِيْنٍ
 دَفَعَهُمْ نَهَارًا اَوَّلَ لَيْلَةٍ اِلٰى
 اَلرَّفِضِ اَوَّلَ اَلْجَمْعَةِ مِنْ دُمَاةٍ
 اَبُو اَيْنَةَ اَلْاَمَانِيَّ اَلْاَخَانِظَ فَقَالَ كَانَ
 لَمَعْنَةِ لَزْزَ اَخْبَضَ كَذًا اَقَالًا اَلْاَلَمَانِيَّ
 وَهَذَا اَزْجَعُ اَنَاظَرْتُ
 اَنَّا كَوَجِبَ بَلْ اَنْتَ جَرِيْرٌ
 مِنْ كِبَارِ اَنْبِيَا اَلْاِسْلَامِ
 اُكَا بَرَاءَمِيْنَ سِيْنَ

لہ لسان المیزان جلد ۵ صفحہ ۱۸۳

لہ البلیاتہ وانبیاء جلد ۱۳ صفحہ ۲۲

بِإِذَا نَكَاحَهُ مِنْ ذَٰلِكَ
كُتِبَ ۚ

کہتے تھے اور بعض جاہلوں نے آپ
کو طہر بھی کہا ہے آپ ان تمام باتوں
سے پاک تھے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَبْرِ بْنِ يَزِيدٍ
الطَّبْرِيُّ الْأَمْسَامِيُّ الْحَدِيثِيُّ الْقُشَيْرِيُّ
الْبُخَارِيُّ قِسْمَةُ الْمَدَائِنِ ۚ

محمد بن جریر بن یزید الطبری، امام ضعیف
مفسر ابو جعفر ثقفی اور صادق ہیں۔

یہ صحابی امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق تاریخ طبری میں اکثر
روایات لوطن کیجی ابو خنف سے لاتے ہیں۔ خارجی لوگ اس کے متعلق بھی
غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابو خنف کو ائمہ جرح و تعدیل نے
کذاب کہا ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

قال الدارقطني ضعيف يعني دارقطني كُتِبَ ۚ

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

قال الدارقطني ضعيف وقال كُتِبَ ۚ يعني ليس شعبة يعني دارقطني كُتِبَ ۚ

ۚ الدارقي والبايع عبد الله ۚ سطر ۲۴ ۚ ميزان الاعتدال جلد ۳ سطر ۴۹ ۚ ميزان الاعتدال جلد ۴ سطر ۴۹ ۚ

کہ ابو خنف کمزور ہے اور ابن معین کہتے ہیں کہ ابو خنف پختہ راوی نہیں
حافظ ابن کثیر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ تحریر
کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

أَكْثَرُهُ مِنْ زَوَاكِيهِ أَوْ خَفِيفُ
بُرْجَانِيٍّ وَكَانَ شَيْعًا وَكَهْوَ
ضَعِيفٍ الْحَدِيثِ عَنْهُ لَا يُسْتَعَدَّ
وَلَكِنَّهُ أَخْبَارِيٌّ حَافِظٌ عَنْهُ مِنْ
هَذِهِ الْأَشْيَاءِ إِذَا مَا كُنْتَ عَنْهُ
خَفِيفًا ۚ

ابو خنف کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ ہی بات ہے کہ وہ ضعیف
ہے۔ یہ بات ائمہ حدیث کے نزدیک بالکل مسلم ہے کہ ضعیف راوی کی
روایت احکام میں حجت نہیں البتہ فضائل و اعمال میں مقبول ہے۔

علی بن برہان الدین الحنفی صاحب سیرۃ جلیہ فرماتے ہیں:

لَا يَخْفَى أَنَّ السَّيِّئَ خَفِيفٌ
الْقَبِيحُ وَالسَّقِيمُ وَالضَّعِيفُ
وَالنَّاسِئُ وَالْمَرْسَلُ وَالْمُتَقَلِّبُ
وَالْمُتَفَلِّحُ ۚ

یہ بات مخفی نہیں کہ سیرۃ (تاریخ) کی
کتابوں میں صحیح، سقیم، ضعیف، بلاغ
مرسل، منقطع، معضل، یہ سب قسم
کی احادیث مقبول ہیں سوائے

ۚ لسان المیزان جلد ۴ سطر ۴۹ ۚ الدارقي والبايع جلد ۴ سطر ۴۹ ۚ

المَوْضُوعُ ۱۰

موضوع کے۔

اسی لیے تاریخ میں ابوحنفہ کو کسی نے بھی رد نہیں کیا۔ اب ہم امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے یزید کے متعلق ایک صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں۔

ابوہریرۃ سلمی رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ

جیسا تینا امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید اپنی چھڑی کو امام عالی مقام کے لبوں پر مارنے لگا۔

فَقَالَ وَجِبْتَنِي أَصْحَابُ رَسُولِي
أَتَوْهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِيَقَالَ لَهُ أَبُو بَرْزَةَ الْأَنْصَارِيُّ
أَسْتَلِكُ بِمِطْنِكَ فَخَالَفَ الْحُسَيْنِ أَمَّا
لَقَدْ أَهَمُّ فَمِنْ بَيْتِكَ مِنْ غَيْرِهِ مَأْخُذٌ
أَوْ يَسَارٌ أَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْشُدُهُ أَمَّا إِنَّكَ
يَا بَرْزَةُ تَجْعَلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَأَنْتَ زَكَاوُ سَفِينَتِكَ وَتَجْعَلُ
هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتَجْعَلُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْعَةً.

۱۰ سیرۃ حلبیہ جلد ۱ ص ۱۸

سلسلہ شیعہ ۱۰

ابوہریرۃ سلمی رضی اللہ عنہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ صحابی کے نزدیک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یزید کے حامی نہیں ہیں اسی لیے اہل سنت و جماعت میں سے کوئی بھی یزید کا حامی کا نہیں۔ کیونکہ مَا أَتَانَا عَلَيْهِ وَاصْطَفَانَا بِهِ صرف اور صرف اہل سنت ہی کا مزن ہیں۔

حافظ ابن کثیر کا یزید کے متعلق عقیدہ

لَمَّا خَرَجَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ عَنْ
طَاعَتِهِ وَخُصَمُوهُ وَلَّى أَهْلِيهِمْ
إِسْبَاطَ مِطْنَةٍ وَابْنُ حَنْظَلَةَ لَهُ
يَذْكُرُهُ عَنْهُ وَهُمْ أَشَدُّ
الْبَاسِ عَدَاوَةً لَهُ أَلَا مَا ذَكَرَهُ
عَنْهُ مِنْ شُرْعِيٍّ وَتَابِعِيٍّ
لَبِصَ الْفَقَادَةِ رَأَتْ كَيْدَ مَمْنُونٍ
مِنْ مَمْنُونَةٍ كَمَا لَيْسَ ذَلِكَ لَبِصَ
الْوَدَائِعِ بَلْ تَذَكَّرَانِ فَاسْتَقَامَ

جب اہل مدینہ یزید کی بیعت توڑ کر
اطاعت سے نکل گئے اور اپنے
اور ابن میطع اور ابن حنظلہ حاکم مقرر
کر لیا۔ حالانکہ اہل مدینہ سخت ترین
دشمن تھے۔ یزید کے پھر بھی وہ
صرف یہ کہتے تھے کہ یزید شرابی ہے
اور بعض بدکار یاں بھی اس سے سرزد
ہوتی ہیں لیکن انہوں نے یزید کو
زندیق نہیں کہا جیسے بعض افاضی کہتے
ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یزید فاسق تھا۔

۱۰ تاریخ طبری جلد ۵ ص ۴۹۸ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر جلد ۸ ص ۱۹۳ البدایۃ والنہایۃ

جلد ۸ ص ۲۳۳ سطر ۱۸

حافظ ابن حجر عسقلانی سنی شافعی کا عقیدہ

آپ لکھتے ہیں :-

يَزِيدُ بْنُ مَعَادٍ يَحْتَفِظُ ابْنِ
سُفْيَانَ الْأَنْصَارِيِّ رَوَى عَنْ أَبِيهِ
وَعَنْهُ إِسْنَادُهُ خَالِدٌ وَغَيْرُهُ
بَنُو مَعَادٍ مَقْدُونِي
عَدْلُهُ وَلَيْسَ بِأَهْلٍ
أَنْ يَرْوَى عَنْهُ

یزید بن معاویہ کا وہ بیٹا ابی سفیان
کے یزید اپنے باپ سے روایت
کرتا ہے اور یزید سے اس کا بیٹا
خالد اور عبد الملک بن مروان روایت
کرتے ہیں۔ یزید محبوب انسان ہے
اس قابل نہیں کہ اس سے کوئی روایت
لی جائے۔

معلوم ہوا کہ یزید ائمہ جرح و تعدیل کے نزدیک ابو مخنف شیعہ سے
بھی زیادہ برا ہے کیونکہ روایات میں ابو مخنف معتبر ہے اور یزید مردود۔

یہ ہی حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں :

قَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
أَبِي عُبَيْدَةَ أَحَدُ الثَّقَاتِ قَدْ
نَوَّهَ عَنْ أَبِي عَفْرَةَ قَالَ
كَانَتْ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

یحییٰ بن عبد الملک بن ابی عتبہ جو کہ
راوی بخیر ہے کہتے ہیں کہ مجھے کہا
نوفل بن ابی عفرہ نے "وہ بھی
راوی بخیر ہے" کہ میں عمر بن عبد العزیز

لہ اسان المیزان جلد ۲ ص ۲۹

قَالَ كَرِهُوا يَزِيدَ بْنِ مَعَادٍ
قَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
يَزِيدُ فَقَالَ عُمَرُ لَقَوْلِ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ يَزِيدَ وَأَمْرِهِ
مَقْرَبٌ عَشْرِينَ سَوْطًا
معلوم ہوا کہ یزید کو امیر المؤمنین کہنے والے کوڑوں کی سزا کے مستحق ہیں۔

علامہ ذہبی کا عقیدہ

يَزِيدُ بْنُ مَعَادٍ مَقْدُونِي
فِي عَدْلِهِ لَيْسَ بِأَهْلٍ
أَنْ يَرْوَى عَنْهُ قَالَ أَحْمَدُ
بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَنْبَغِي أَنْ يَرْوَى
عَنْهُ

یزید بن معاویہ محبوب انسان ہے
اس لائق نہیں کہ اس سے روایت
لی جائے امام احمد بن حنبل فرماتے
ہیں اس سے روایت نہیں لی جانی
چاہیے۔

یزید کے شدید ائمہوں کو کچھ شرم چاہیے کہ ایسے انسان کو رضی اللہ عنہ
اور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جس کو ائمہ حدیث نے ذکر کے قابل ہی نہیں سمجھا۔

لہ تہذیب التہذیب جلد ۱ ص ۲۱

لہ میزان الاعتدال جلد ۴ ص ۲۹

امیر المؤمنین فی الحرب امام بخاری سنی ثقی کا عقیدہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ کبیر جلد ۸ میں ۳۳۱ سے ۳۷۳ تک تقریباً ۴۲ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں لیکن یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ فتح قسطنطنیہ والی حدیث بھی آپ نے ہی روایت کی اگر اس حدیث شریف سے ہر کچھ خارجیوں نے سمجھا ہے وہی مفہوم ہوتا تو امام بخاری خارجیوں کے مغرور و مروج کا ذکر نہ کرتے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید بن معاویہ قابل ذکر سب نہیں۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور یزید

آپ فرماتے ہیں:

فَإِنْ قَبِلَ فَكُلُّ يَزِيدٍ أَنْ يَقَالَ
قَاتِلِ الْخَوَاصِّ نَفْسَهُ اللَّهُ أَوِ الْإِيمَانِ
يُحْتَسِبُ لَهُ نَفْسَهُ اللَّهُ قَاتِلِ الْخَوَاصِّ
إِنْ سَأَلَ النَّاسَ أَنْ يَحْتَسِبُوا
نَفْسَهُ اللَّهُ لَأَنَّهُ يَحْتَسِبُ أَنْ

اگر کوئی پوچھے کہ حسین رضی اللہ عنہ کے قاتل اور آپ کے قتل کا حکم دینے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔ کہنا جائز ہے ہم کہتے ہیں کہ حق بات یہ ہے کہ یوں کہا جائے کہ آپ کا قاتل اگر بغیر توبہ کے مرے تو اس پر خدا

مَلِكٌ كَيْفَ التَّوَكُّلِ
کی لعنت کیونکہ یہ ایک احتمال ہے کہ شاید اس نے توبہ کر لی ہو۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا قتل ناحق تھا ورنہ قاتل پر خدا کی لعنت جائز نہ ہوتی اور توبہ کی قید لگانا امام صاحب کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ یزید کا نام لے کر لعنت کرنے کو جائز قرار نہیں دیتے۔

ابوشکور سالمی محمد بن عبدالسعد بن شعیب کشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بَعَثَ إِلَيْكَ ابْنَهُ وَابْنَتَيْهِ
لِيُثَبِّتَ عَلَى تَبْيِخِ مِثْلِ عَبْدِ اللَّهِ
بَنِ زَيْدٍ وَهُمَا ابْنُ الْخَوَاصِّ
وَالْخَوَاصِّ بَنُ عَمْرِو بْنِ
أَهْلُ الْبَيْتِ لِيُثَبِّتَ عَلَيْهِ
فَلَمْ يَكُنْ أَسَاءَ عَادِلًا فَصَحَّ
بِعَدَا أَنْ الْخَوَاصِّ لِيَكُنْ
بِأَفْئِدَةٍ اخْتَلَفَتْ فِي خِيَارِ الْعَمَلِ
عَلَى يَزِيدٍ قَالَ لَبَضْعٌ لَا يُجُودُ
لِلْعَمَلِ عَلَيْهِ لَأَنَّهُ كَانَ إِسْمًا

صحابہ کرام اور دیگر مسلمانوں نے یزید کی بیعت پر اتفاق نہیں کیا مثل عبداللہ بن زبیر، محمد بن الحنفیہ، حسین بن علی اور دیگر بہت سارے اہل بیت متفق نہیں ہوئے لہذا یزید امام عادل نہ تھا اور یہی سبب ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ باغی نہیں۔ اس لیے علماء نے یزید پر لعنت کرنے میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ لعنت پر یزید جائز نہیں کیونکہ وہ چند سال مسلمانوں

لہ احباب اسلام جلد ۱۷۱ ص ۱۷۱۔ دوسرے نے بزرگ کہا۔ ہے کہ اولیٰ امام حسن کا جیسا کہ امام حسین نے

لَمْ يَلِدْنِي فِي سِنِينَ وَتَالَ
 كَفَعْتُهُمْ بَحْرًا لَوْ مَنَّهُ كَفَرُ
 بِأَعْتَهُ جَنَّتْ أَمَّا قَتَلَ الْحُسَيْنِ
 وَرَضِي بِهِ إِلَهُكَ وَتَالَ لَعَمْرُكَ
 بِأَتَى بِرِيَّةٍ لَمْ يَأْمُرَ النَّفْسُ
 بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَأَمَّا أَمْرُهُمْ
 بِطَلَبِ الْبَيْعَةِ أَوْ بِأَخْذِهِ وَخِطْلِهِ
 إِلَيْهِ فَهَمْ قَتَلُوهُ لَعَنَ بِيْرُ
 أَسِيرِهِ وَمَا رَضِيَ بِهِ إِلَهُكَ وَالْأَصْحَفُ
 أَتَى تَقُولَ بِأَتَى بِرِيَّةٍ كَوْنُ
 أَمْرٍ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ أَوْ رَضِي وَ
 أَمَّا زَاوَجَهُ زَاوَجَ اللَّعْنِ عَلَى أَهْلِ
 الْبَيْتِ فَإِنَّهُ يَجُوزُ اللَّعْنُ عَلَيْهِ
 وَالدُّمْلَاءُ كَذَلِكَ قَاتِلُهُ
 لَا يَكْفُرُ مِنْ غَيْرِ اسْتِحْدَالٍ

کا امام رہا ہے اور بعض کہتے ہیں
 کہ لعنت بریزید جائز ہے کیونکہ وہ
 منکر خدا ہے اس نے امام حسینؑ کو
 قتل کا حکم دیا اور اس پر راضی تھا۔
 بعض کہتے ہیں کہ یزید نے حسین
 رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم نہ دیا بلکہ طلب
 بیعت یا کفر کو اپنے پاس حاضر کرنے کو
 کہا تھا لیکن قوم نے آپ کو قتل کر دیا اور
 یزید آپ کے قتل پر راضی نہ تھا اور صحیح
 بات یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ اگر یزید
 نے حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا یا
 قتل پر راضی ہوا اور آپ کے قتل کو جائز
 رکھا بال بیعت پر لعنت کرنا جائز سمجھا تو
 پس یزید پر لعنت جائز ہے اگر لیا نہیں تو لعنت
 جائز نہیں اور یہ ہی حکم آپ کے قاتل کا ہے

علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں :

إِنَّمَا عَلَى جَوَابِ اللَّعْنِ عَلَى سَنَنِ
 اَلْحُسَيْنِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَقَاتِلِ

لے تہیہ ابرہہ شکر

قَتَلَهُ أَوْ أَمْرِهِ أَوْ أَهْلَانَهُ أَوْ
 رَضِيَ بِهِ وَالْحَقُّ أَتَى بِرِيَّةٍ
 بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَاسْتَفْهَامَهُ إِلَهُكَ
 وَهَاسَةً أَهْلَ بَيْتِهِ الَّذِي عَلَى اللَّهِ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَوَاتَرَ مِنْهُ
 إِنْ كَانَ لَعْنَتُهُمَا أَهْلًا
 فَكُنْ لَمْ تَقَفْ فِي شَأْنِهِ بَلْ فِي
 إِسْمَانِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ
 أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ

قتل کا حکم دینے والے پر اور قتل کو
 جائز سمجھنے والے پر اور آپ کے قتل
 پر راضی ہونے والے پر لعنت بھیجنے
 پر سب علماء کا اتفاق ہے اور حق
 بات یہ ہے کہ یزید کا قتل حسین سے
 راضی ہونا اور خوشی منانا بال بیعت
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انت کرنا
 اگر صحابہ ارحام سے ثابت ہے لیکن
 تو ائمہ معنوی کی حد تک پہنچ چکا ہے پس
 ہم اس کو بے ایمان کہنے سے اور اس

پر لعنت کرنے سے گریز نہیں کرتے اور اسی طرح اس کے مددگار اور سامع ہیں۔
 شیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی شریف قدس شافعی فرماتے

میں —

فَدَخَلَ فِي الْفَصَائِدِ
 فَقِيلَ لَعْنَةً دَسَا وَفَعْلُهُ
 مِنْهُ الْوَحْيُ بَرَاءً عَلَى
 الذُّرِّيَّةِ الطَّاهِرَةِ كَالْأَمْرِ
 بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

یزید کے کافر ہونے میں علماء کا
 اختلاف ہے بعض اُس کے کفر
 کے قائل ہیں کہ اس نے نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک پر
 ایسی بری جرات کی ہے کہ سیدنا حسین

لے شرح العقائد

وَمَا جَزَىٰ مَن يَنْتَوِيْعُنْ بِمَا عَمِلَ
الطَّيْبَةُ وَيَسْتَدْلِكُهُ السَّيِّئَةُ
وَقِيلَ لَا إِذْلَاجَ يَنْبُتُ لِنَاصِيَتِهِ
تِلْكَ الْأَسْبَابُ الْمُوْجِبَةُ لِلْكَفْرِ
وَحَقِيقَةُ الْأَمْرِ بِالطَّرِيقَةِ
الْشَّائِبَةِ الْقَوِيَّةِ فِي شَأْنِهِ
الْمُتَوَقَّعُ فِيهِ رَجْعُ الْأَمْرِ
إِلَى اللَّهِ مُبْجَاهَةً ۝

رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا اور
ایسے ایسے کام کئے جن کا ذکر کوئی
سليم طبع انسان نہ نہیں سکتا اور
بعض اُس کے کفر کے قائل نہیں
کیونکہ جو اسباب موجب کفر ہیں
وہ قطعی طور پر ثابت نہیں اور اچھی بات
یہی ہے کہ انسان اُس کے بارے
میں خاموش رہے اور اُس کا انجام
خدا کے سپرد کرے۔

علامہ عبد العزیز مرحوم نے اس شرح العقائد میں فرمایا ہے:-
بَعْضُهُمْ أَطْلَقَ اللَّعْنُ عَلَيْهِ
مِنْهُمَا نَبِيَّ الْيُوزَيِّ الْمُنْكَرُفِ
وَصَنَّفَ كِتَابًا سَمَّاهُ الزَّوْءُ عَلَى
الْمُنْقَصِبِ الْغَضِيهِ أَنْصَابِ
عَنْ ذِمَّ يَنْبَغِيهِ وَمِنْهُمُ الْإِسَامُ
أَحْمَدُ فَرَبُ مَنِيْلٍ وَمِنْهُمْ
الْفَاحِشِيُّ أَبُو لَيْسَى ۝

بعض علماء نے یزید پر لعنت کو جائز
رکھا ہے جو علامہ یزید کو ملعون کہتے
ہیں ان میں سے ایک بہت بڑے
ذی شان محدث ابن جوزی بھی
ہیں انہوں نے اُس کے متعلق
کتاب لکھی جسے کانام "الزوء علی العقب
العید عن ذم یزید" ہے اور ان ہی

علماء میں سے امام احمد حنبل بھی ہیں
اور قاضی ابویعلیٰ بھی۔

یاد رہے کہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ جنہو حدیث شریعت میں بڑے
متشدد و سنجھے گئے ہیں اور امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا تو کیا کہنا امام
بخاری اور دیگر کثر شریفین آپ کے شاگرد ہیں۔ سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
جیسے آپ کے مقلد۔

علامہ علی القاری المکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

اُخْتَلِفَ فِي الْفَنَاءِ بَيْنِيهِ قِيلَ
لَعْنَةُ نَفْعٍ لِّكَوَادِيهِ عَنْهُ مَكَ
يُذَلُّ عَلَى الْفَنَاءِ وَمِنْ تَحْلِيلِ
الْحَبْرَةِ وَمِنْ تَفْضِيلِهِ لَعْنَةُ قَسَلِ
الْحَبْرَةِ وَأَصْحَابِهِ أَفْخَرُ
حِينَ يَتَفَقَّهُ لِسَا فَعَلًا بِإِشْيَاخِ
قُرَيْشٍ وَصَادِقِيهِ هُمُ
فِي بَدْرٍ ۝

یزید کے کفر میں اختلاف ہے جو کچھ
اُس سے وارد ہوا ہے وہ اُس کے
کفر پر دلیل ہے مثلاً نعم کو حلال قرار
دینا اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے
قتل کے بعد اس کا یہ کہنا کہ میں نے اہل بیت
کو اس کا بدلہ دیا ہے جو کچھ میرے
دو پیروں کے ساتھ میدان بدر میں
کیا گیا تھا۔

اور فرماتے ہیں:-

مَنْ تَفَرَّقَ بِهِ بَعْضُ الْجَمْعَةِ مِنْ
طہ شرح الفتاویٰ الکبریٰ مبلر مصر

بعض جاہل جو یہ کہتے ہیں کہ امام حسین

أَنَّكَ الْخَيْرُ كَانَ بَاغِيًا
فَبَاطِلٌ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ
وَلَعَلَّ هَذَا مِنْ هَذَانَا نَابِتُ الْخَوَارِجِ
عَنِ الْجَادِ ۖ ر ۛ

رضی اللہ عنہ یعنی تھے سو یہ بات البتہ
کے نزدیک باطل ہاں ہے (یعنی یہ
کسی اہل سنت کا قول نہیں) یہ صرف
خارجیوں کا بیان ہے۔

شاہ عبداللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بعض علماء اہل سنت تو مزید کے معاملہ میں بھی توقف سے کام لیتے ہیں
لیکن بعض غلو اور افراطی وجہ سے اس کی شان و منزلت بیان کرنے بیٹھ جاتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کی بنا پر امیر مقرر ہوا تھا امام حسین
رضی اللہ عنہ پر ضروری تھا کہ ان کی اطاعت کرتے نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ هَذَا
الْقَوْلِ وَحِينَ هَذَا الْيَوْمِ حِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے ہوتے ہوئے
امیر ہو کرے سکتا تھا اور مسلمانوں کو اجازت اس پر کسی طرح واجب آتا ہے جبکہ
اس وقت کے صحابہ کرام اور صحابہ کی اولاد جو بھی موجود تھی اس کی اطاعت سے
بیزاری کا اعلان کر چکے تھے۔ مدینہ منورہ سے چند لوگ اس کے پاس شام
میں جبر و اکراہ سے پہنچائے گئے تھے لیکن مزید کے ناپسندیدہ اعمال کو
دیکھ کر واپس مدینہ چلے آئے اور عارضی بیعت کو فسخ کر دیا اور ان لوگوں نے
بر ملا کہا کہ وہ خدا کا دشمن ہے، شراب نوش ہے، تہاکر الصلوٰۃ ہے۔ زانی
ہے۔ فاسق ہے۔ مجرم ہے۔ صحت کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔ ایک طبقہ ایسا بھی
ہے جس کی رائے ہے کہ مزید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم

لہ شرح الفقہ الاکبر ص ۱۰ مطبوعہ مصر

نہیں دیا تھا اور مذہب شہادت حسین پر رضامند تھا۔ حضرت حسین اور
اہل بیت رضی اللہ عنہم کی شہادت سے وہ کبھی بھی مسرور و مطمئن نہیں ہوا
ہمارے نزدیک یہ رائے مردود اور باطل ہے کیونکہ مزید کی اہل بیت سے
عداوت اور اہل بیت کی اعانت اور ذلت کے واقعات تو اتر کے ساتھ
اس سے سرزد ہوتے رہے ان تمام واقعات سے انکا رکن ازراہ تکلف ہے
ایک طبقہ کی یہ رائے ہے کہ قتل حسین دراصل گناہ کبیرہ ہے کیونکہ ناسخ مومن
کا قتل کرنا گناہ کبیرہ ہے مگر یہ نہیں آتا کہ لعنت تو کافروں کے لیے
مخصوص ہے۔ ایسی رائے کا اظہار کرنے والوں پر افسوس ہے وہ نبی علیہ السلام
کے کلام سے بھی بے خبر ہیں کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی
اولاد سے لعین عداوت رکھنا اور انہیں تکلیف دینا اور ان کی توہین کرنا
باعث ایذا و عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس حدیث کی روشنی میں یہ
حضرات مزید کے متفق کیا فیصلہ کریں گے۔ کیا اہانت رسول اور عداوت
رسول اللہ کفر و لعنت کا سبب نہیں؟ اور یہ بات جہنم کی آگ میں پہنچانے
کے لیے کافی نہیں۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو۔

وَهُوَ لَوْ جَاءَ الْوَلَدُ اس کے رسول کو
إِنَّ الْأَشْكَينَ يُؤْذَنُ ذَنْبَ أَهْلِهِ
وَرَسُولُهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الْآلِثَمِ
وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا
مُّعْتَبَرًا ۖ ر ۛ

وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو
ایذا پہنچاتے ہیں وہ یقیناً دنیا اور
آخرت میں لعنت کے مستحق ہیں
اور خدا نے ان کے لیے دردناک

لہ سورہ احزاب آیت نمبر ۵۶

عذاب مقرر کیا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ یزید کے خاتمہ کے متعلق کوئی علم نہیں ہو سکتا کہ ارتکاب کفر و معصیت کے بعد اس نے توبہ کر لی ہو اور آخر کار تائب ہو گیا۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں اسی خیال کا انہار کیا ہے۔ علماء سلف اور شاہیر امت میں سے بعض نے جن میں امام احمد بن حنبل جیسے بزرگ شامل ہیں۔ یزید پر لعنت کی ہے۔ ابن جوزی نے جو شریعت اور حفظ سنت میں بڑے تشدد تھے اپنی کتاب میں لعنت پر یزید کو علماء سلف سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء کرام نے لعنت کرنے کی ممانعت کی ہے اور بعض توقف کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یزید مبغض ترین انسان تھا۔ اس بد بخت نے جو کارنامے بد سہ انجام دیئے ہیں، امت رسول میں کسی سے نہیں ہو سکے۔ شہادت حین اور امانت اہل بیت سے فارغ ہو کر اس بد بخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور اس مقدس شہر کی بے حرمتی کی بعد اہل مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگے اور اقامتہ صحابہ رسول اور تابعین اس کی تیغ ستم کی نذر ہو گئے۔ مدینہ منورہ کی تخریب کے بعد اس نے مکہ معظمہ کی تباہی کا حکم دیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا ذمہ وار ٹھہرا اور اپنی حالات میں وہ دنیا سے رخصت ہو گیا، اور اس کی توبہ اور رجوع مزید حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہل ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت اور لعنت، اس کے مددگاروں اور معاونین کی موانعت اور ان تمام لوگوں کی دوستی (جو

اہل بیت نبوی کے بدخواہ رہے ہیں اور ان کے حقوق کو پامال کرتے آئے ہیں اور ان سے محبت اور صدق عقیدت سے محروم ہیں) سے محفوظ و مامون رکھے اور دنیا و آخرت میں اہل بیت کے مشرب و مسک پر رکھے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ ۚ اَلِیْہِ ۚ اَلْاَحْیَادُ وَکُنْ مَبْکُہٗ قَرِیْبُکَ حَبِیْبُکَ یٰلَہٗ

شاہ عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر علماء کی سابقہ تحریروں کا بخوبی ہے۔ یہ مسک اور مشرب اہل سنت و جماعت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل سنت کو ہمیشہ ہمیشہ اسی مسک پر قائم رکھے۔

امت مسلمہ میں اختلاف

امت مسلمہ میں یزید کو کافر اور لعنتی کہنے میں ضرور اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے غائب کر دیا ہے۔ بعض اُسے کافر و لعنتی بھی کہتے ہیں اور بعض کافرا یا لعنتی کہنے سے منع کرتے ہیں، بعض نہ منع کرتے ہیں اور یہ کافر و لعنتی کہتے ہیں یہ تینوں مسک اہل سنت و جماعت کے ہی ہیں۔ لیکن اس مذہب حقہ کا ایک فرد بھی آج تک ایسا نہیں گذرا جس نے یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہنا یا لکھنا یہ خارجیوں کا کام ہے جیسا کہ خارجیوں کی ایک رسوائی نماز جو کہ ضبط ہو چکی ہے اُس کے نام سے ظاہر ہے اس کا نام "رشید ابن رشید امیر المؤمنین یزید رضی اللہ عنہ" ہے۔ ان ہی خارجیوں کا ایک اور پمفلٹ نظر سے گزرا جس کو انہوں نے

ابن تیمیہ کی طرف منسوب کیا ہے جس کا نام حسین رضی اللہ عنہ اور یزید رضی اللہ عنہ ہے پمفلٹ کے آخر میں ابن تیمیہ کی کتاب منہاج السنہ کا حوالہ ہے۔ ابن تیمیہ اگرچہ ایسا انسان نہیں جس کی بات کی طرف کان لگایا جائے پھر بھی ہم نے بہت تلاش کیا کہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب میں کہیں یزید کو رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو لیکن ہم کو نہ ملا اور نہ اس نے ایسا کیا ہے۔ خارجیوں کا یہ ابن تیمیہ پر بہتان ہے حالانکہ خارجی ابن تیمیہ کو اپنے دین و دنیا کا امام تسلیم کرتے ہیں۔ اِذَا ضَلَلْتُ اَلْغَيَاءَ فَاَفْعَلْ مَا شِئْتَ۔ بلکہ ابن تیمیہ نے اپنی تحریر میں ایک ہوال اٹھایا ہے جس کا جواب وہ خود بھی نہ دے سکا اور بعد والے خارجی بھی نہیں دے سکتے۔ وہ یہ ہے۔

اِنَّهُ خُبِّرَ بِمَا حَسَنُ الْجَعَارِ
وَاَنْزَلَ سَلْمَةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
لِكِنَّةٍ مِّنْ ذَلِكَ مَا اَنْتَصَرَ
لِلْعُسَى وَكَانَ اَمْرٌ بِقَتْلِ قَاتِلِهِ
وَلَا اَخَذَ بِشَارِعَةٍ

جن کے سینوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے وہ خود فیصلہ کریں کہ ابن تیمیہ کی عبارت کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی اگر یزید سیدنا امام اہل مقام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا محرک نہ ہو تا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے اہل بیت کا غیر خواہ ہو تا حسین رضی اللہ عنہ کی حمایت میں آپ کے قاتل کو ضرور قتل کرنا اور سیدنا امام عالی مقام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لیتا کیونکہ وہ حاکم وقت اور اختیار تھا یہ سب کچھ نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یزید کا دامن امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون سے ہرگز ہرگز پاک نہیں لیکن قائد شریعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اُسے کچھ نہیں کہتے بس اتنا ہی کافی ہے کہ علیہ علیہ۔ سادہ لوح ایمانداروں کو بہکانے اور ان کے دلوں میں یزید علیہ ما علیہ کی جہت پیدا کرنے کے لیے خارجیوں کا سب سے بڑا ہتھیار غزوہ قسطنطنیہ والی حدیث ہے لہذا وہ حدیث اور اس کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں:-

حدیث غزوہ قسطنطنیہ

قَالَ غُثَيْرٌ رَّبَّنَا اَمَّا حَرَامُ
اَنَّمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ اَوَّلُ جَنَّتِي مَسْنِ
اُمِّتِي يُغْرَوْنَ اَلْبَغْيَ فَذَا اَنْجَبُوا
قَالَتْ اُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
اَسَا فِيْهِ قَالَ اَنْتَ فِيْهِ شَرٌّ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَوَّلُ جَنَّتِي مَسْنِ اُمِّتِي يُغْرَوْنَ
مَدِيْنَةَ مَّقَرٍّ مَّقَوَّرَةً

عمر کہتے ہیں کہ ہم کو حدیث سنائی
ام حرام نے کہیں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا کہ پہلا لشکر میری
امت کا جو غزوہ بحر لڑے گا ان
پر جہنم واجب ہے۔ ام حرام
کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ
کیا میں ان میں سے ہوں آپ نے
فرمایا تو ان ناموں سے ہے پھر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت

کا پہلا شکر جو عزوہ قسطنطنیہ لڑے
گاہہ بخشے ہوئے ہیں

خارجیوں کا استدلال یوں ہے کہ قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنے والے
پورے لشکر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی بشارت دی ہے اور
یزید اس لشکر کا سالار تھا لہذا وہ اس عموم میں داخل ہے۔ اس سے یزید کی
بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

جواب نمبر ۱

اگر یہ حدیث فضیلت یزید کا ثبوت ہوتی، جیسا کہ خارجی کہتے رہتے
ہیں تو مذہب حق اہل سنت و جماعت کا کوئی فرد تو یزید کو نبی صلی اللہ علیہ
وہ وسلم نے یزید کو نبیا کریم ﷺ کے نزدیک کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتا۔ لیکن
ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ پوری دنیا اہل سنت کے نزدیک یزید قابل نفرت انسان
ہے خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث قسطنطنیہ کے ناقل ہیں انہوں
نے اپنی تاریخ کبیر میں تقریباً ۱۳۱ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں مگر
یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا جو اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ امام بخاری
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید ایک ایسا ذلیل و حقیر انسان ہے جو ذکر کے
قابل ہی نہیں۔

جواب نمبر ۲

اصول فقہی کتابوں میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

ما من عام الاخص منه البعض یعنی کوئی عموم ایسا نہیں جس میں سے
بعض افراد مخصوص نہ ہوں معلوم ہوا کہ ہر عموم سے بعض افراد مخصوص ضرور
ہوتے ہیں۔ اس ہی اصول کی بناء پر حفاظ حدیث قسطنطنیہ والی حدیث کے
ماتحت فرماتے ہیں:-

لَا يَكُنْ لَكُمْ مِنْ دَخْلِهِ فِي ذَلِكَ
الْعُمُومِ أَحَدٌ لَا يَخْرُجُ بِدَلِيلٍ
خَاصٍّ إِذْ لَا يَخْلِفُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ
قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَعْفُوٌّ لَعَدَمِ شَرْطٍ بِأَنَّ
يَكُونُ لِأَهْلِ الْمَغْفِرَةِ وَحْدٌ
لَوْ أَنَّكَ وَاحِدٌ تَنْتَهِى عَنْ غَزَاكَ
بَعْدَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنْ خَلْفَ ذَلِكَ
الْعَمَلُ بِإِشْقَاقِ مَنْ عَلَى أَنَّ
الْمَغْفِرَةَ مَعْفُوٌّ وَلَكِنْ كُفِّهِ شَرْطُ
الْمَغْفِرَةِ وَفِيهِ مِنْهُدٌ

یزید کا اس عموم میں داخل ہونے
سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دلیل
خاص سے اس عموم سے خارج
نہیں ہو سکتا کیونکہ اہل علم میں سے
کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مغفور لم
مشرط ہے بطلان نہیں وہ یکہ مغفور لم
وہ میں جو بخشش کے اہل ہوں اگر
کوئی فرد لشکر کا مرتد ہو جائے وہ
اس بشارت میں داخل نہیں اس
بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے

پس یہ اتفاق اس بات کی دلیل ہے
کہ حبش قسطنطنیہ کا وہ شخص مغفور ہے
جس میں مغفرت کی شرائط مرتے
وقت تک پائی جائیں۔

محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی موجود ہے :
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَعْنِي جِوَالِ النَّاسِ زَبَانَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَبَّرَ دَعَا وَهُوَ جَنَّتِي هِيَ۔

کیا اس فرمان کو عام رکھا جاسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ وگرنہ تو مرزا
قادیانی کی اُمت کا فخر کیوں؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے تو وہ سب قائل ہیں۔
خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اُمت کے بہتر
فرتے ہوں گے۔ سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنمی ہیں۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ میری اُمت کے بہتر فرتے ہوں گے۔ اس
بات کی دلیل ہے کہ وہ سارے کے سارے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے
ہی ہوں گے لیکن پھر بہتر فرتے جہنمی ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ پڑھنے والے کا جتنی ہونا بھی مشروط ہے۔ اپنی توفیق کے مطابق
جو ہمیں میرے ہوا وہ بدیہ ناظرین کر دیا گیا ہے۔ سمجھنے والے کے لیے یہ
مختصر اثناء اللہ کافی اور دافنی ثابت ہوگا اور اہل عناد کے لیے

دفتر میں تحریر ہے کار اور بے سود۔

اعلان

ہم موجودہ دور کے خارجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے
دو قوع میں آنے کے بعد سے آج تک اگر اہل سنت کی پوری
دنیا میں سے کسی مسلم شخصیت کا زید کو رحمة اللہ علیہ یا رضی اللہ عنہ
کھٹا ثابت کر دیں تو ایک حوالے پر مبلغ ایک صد روپیہ بطور انعام
ہم سے حاصل کریں۔

دیوبندی اور اسلامی عقائد کا موازنہ

دیوبندیوں کے جن خلاف اسلامی عقائد پر عرب و عجم کے علماء نے دیوبندیوں کو کافر کہا۔ ہم مسلمانوں کی واقفیت کیلئے ان عقائد کی ایک مختصر فہرست پیش کرتے ہیں اور ہر ایک کے مقابل اسلامی عقیدہ بھی پیش کرتے ہیں اور ہم نے اس فہرست میں ان کا جو عقیدہ بیان کیا ہے وہ ان کی کتابوں میں موجود ہے۔

اسلامی عقائد	دیوبندی عقائد
جھوٹ بولنا عیب ہے جیسے کہ چوری یا زنا کرنا وغیرہ اور رب تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ نیز خدا کی صفات واجب ہیں نہ کہ ممکن لہذا خدا کیلئے سکنا کہنا بوجہی ہے۔	(۱) خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (مسئلہ امکان کذب) براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب انبھوی، جہد امحل مصنفہ محمود حسن صاحب
خدائے پاک ہر وقت عالم الغیب ہے۔ اس کا علم اس کی صفت ہے اور واجب ہے۔ جب چاہے تب معلوم کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ نہ چاہے تو جاہل رہے۔ یہ کفر ہے خدا کی صفات خدا کے اختیار میں نہیں۔ وہ واجب ہیں۔ نیز رب نے اپنے محبوبوں کو بھی علوم غیبیہ عطا کئے۔ (قرآن کریم)	(۲) اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب چاہے غیب دریافت کرے۔ کسی ولی، نبی، جن، فرشتے، بھوت کو اللہ نے یہ طاقت نہیں بخشی۔ (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی)

ضروری گذارش

قارئین کرام! آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ دورِ حاضر میں صحیح اور عام فہم دینی لٹریچر کی فراہمی کس قدر ضروری ہے جبکہ عقائدی و علمی بُرائیاں نت نئے نئے یورپ اور پُرتگیش انداز میں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ان حالات میں دیگر مذہبی و اصلاحی پروگراموں کی طرح اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے صحت مند لٹریچر کی اشاعت از حد ضروری ہے۔ بہر دور و مند مسلمان اس دینی ضرورت کا احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عطا کردہ دین کے ہمہ گیر غلبہ کا احساس رکھنے والے مسلمانوں سے پُر زور اپیل ہے کہ خُدا را پسندے اس دینی احساس کو بے جا دُعا یا طلبی کی رو میں ضائع نہ کرے اور اسلامک لٹریچر کی اشاعت میں ادارہ کے ساتھ جان و مال سے تعاون فرمائیے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ بجاہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے جانی و مالی تعاون کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور عالم اسلام کے مسلمانوں کے ایمان و عمل اور عزت و آبرو کی حفاظت فرمائے اور دین و دنیا کے راستوں پر آنے والے جملہ آلام و مصائب کو صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۳) خدا تعالیٰ کو جگہ اور زمانہ اور مرکب ہونے اور ماہیت سے پاک ماننا بدعت ہے۔ (ایضاح الحق مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	خدا نے قدوس جگہ اور زمانہ اور ترکیب و ماہیت سے پاک ہے۔ نہ وہ کسی جگہ میں رہتا ہے، نہ اسکی عمر ہے، نہ وہ اجزاء سے بنا ہے۔ اس کو دوبندیوں نے بھی بے خبری میں کفر لکھ دیا۔ (کتب علم کلام)
(۴) خدا تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے سے خبر نہیں ہوتی۔ بے بندے اچھے یا بُرے کام کر لیتے ہیں تب اس کو معلوم ہوتا ہے۔ (بلخہ النجیر ان صفحہ ۵۷)	خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اس کا علم واجب اور قدیم ہے جو ایک آن کیلئے کسی چیز سے اس کو بے علم مانے بے دین ہے۔ (عام کتب عقائد) دوبندی خدا کے علم غیب کے بھی منکر ہیں تو اگر حضور علیہ السلام کے علم غیب کا انکار کریں تو کیا تعجب ہے؟
مولوی رشید احمد صاحب	خاتم النبیین کے یہ ہی معنی ہیں کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ ظہور یا بعد میں کسی اصلی، بروزی، مراتی، مذاقی کا نبی بننا محال بالذات ہے۔ اسی معنی پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہی معنی حدیث نے
(۵) خاتم النبیین کے معنی یہ سمجھنا غلط ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ اصلی نبی ہیں باقی عارضی۔ لہذا اگر حضور علیہ السلام کے بعد اور بھی نبی آجائیں تو خاصیت میں فرق نہ آئے گا۔ (تخذیر الناس مصنفہ	

دوبندی عقائد	اسلامی عقائد
مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دوبندی	بیان فرمائے جو اس معنی کا انکار کرے وہ مرتد ہے۔ (جیسے قادیانی اور دوبندی)
(۶) اعمال میں بظاہر راستی نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔ (تخذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دوبندی)	کوئی غیر نبی خواہ ولی ہو یا غوث یا صحابی کسی کمال علمی و عملی میں نبی کے برابر نہیں ہو سکتا بلکہ غیر صحابی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ صحابی کا کچھ جو خیرات کرنا ہمارے صد ہا سن سونا خیرات کرنے سے بڑھ چکا بہتر ہے۔ (حدیث)
(۷) حضور علیہ السلام کا مثل و نظیر ممکن ہے۔ (یکرودی مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی مطبوعہ فاروقی صفحہ ۱۴۴)	رب تعالیٰ بے مثل خالق ہے اور اس کے محبوب بے مثل بندے، وہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہیں۔ ان اوصاف کی وجہ سے آپ کا مثل محال بالذات ہے۔ (دیکھو رسالہ امتناع النظیر مصنفہ مولانا فضل حق خیر آبادی)
(۸) حضور علیہ السلام کو بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب وتقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	حضور علیہ السلام کو الفاظ عام سے پکارنا حرام ہے اور اگر نہ نیت عقارت ہو تو کفر ہے۔ (قرآن کریم) یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہنا ضروری ہے۔

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۹) شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب)	نست خود بہ سکت کرد و بس منفعلم ناکست نسبت بہ رب کوئے تو شد بادی است جو شخص کی مخلوق کو حضور علیہ السلام سے زیادہ علم مانے وہ کافر ہے۔ (دیکھو شفا شریف) حضور علیہ السلام تمام مخلوق الہی میں بڑے عالم ہیں۔
(۱۰) حضور علیہ السلام کا علم بچوں، پاگلوں جاووروں کی طرح یا ان کے برابر ہے۔ (حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب)	حضور علیہ السلام کے کسی وصف پاک کو ادنیٰ چیزوں سے تشبیہ دینا یا ان کے برابر بنانا صریح توہین ہے اور یہ کفر ہے۔
(۱۱) حضور علیہ السلام کو اردو بولنا مدرسہ دیوبند سے آگیا۔ (براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد صاحب)	رب تعالیٰ نے ساری زبانیں حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم فرمائیں اور حضور علیہ السلام کا علم ان سے کہیں زیادہ ہے تو جو کہے کہ حضور علیہ السلام کو یہ زبان فلاں مدرسہ سے آئی وہ بے دین ہے۔
(۱۲) ہر چھوٹا بڑا مخلوق (نبی اور غیر نبی) اللہ کی شان کے آگے چارے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجْهًا۔ پھر فرماتا ہے۔ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ۔ (النفاقون: ۸) نہی کو خدا کے سامنے ذلیل جانے وہ خود چارہ ہے، ذلیل ہے۔

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۱۳) نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا اپنے گمہ سے اور تیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ (صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	جس نماز میں حضور علیہ السلام کی عظمت کا خیال نہ ہو وہ نماز ہی نامقبول ہے۔ اسی لئے التحیات میں حضور علیہ السلام کو سلام کرتے ہیں۔ وہ بھی کوئی نماز ہے۔ جس میں تصور رسول نہ ہو۔ (دیکھو بحث حاضر و ناظر)
(۱۴) میں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ مجھے آپ پل صراط پر لے گئے اور کچھ آگے جا کر دیکھا کہ حضور علیہ السلام گرے جا رہے ہیں تو میں نے حضور کو گرنے سے روکا۔ (بلغۃ النجیران مصنفہ مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)	حضور علیہ السلام کے بعض غلام پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور پل صراط سے پھسلنے والے لوگ حضور علیہ السلام کی مدد سے سنبھل سکیں گے۔ آپ دعا فرمائیں گے۔ رب سلمہ (حدیث) جو کہے کہ میں نے حضور علیہ السلام کو صراط پر گرنے سے بچا یا وہ بے ایمان ہے۔
(۱۵) مولوی اشرف علی صاحب نے بڑھاپے میں ایک کسین شاگردی سے نکاح کیا۔ اس نکاح سے پہلے ان کے کسی مرید نے خواب میں دیکھا کہ مولوی اشرف علی کے گھر حضرت عائشہ صدیقہ آنے والی ہیں۔ جس کی تعبیر مولوی اشرف علی صاحب نے یہ کہ کوئی کسین عورت	حضور علیہ السلام کی ساری بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں (قرآن کریم) خصوصاً صدیقہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ شان ہے کہ دنیا بھر کی مائیں ان کے قدم پاک پر قربان ہوں۔ کوئی کمین آدمی بھی ماں کو خواب میں دیکھ کر جو رو سے تعبیر نہ دے گا۔ یہ حضرت صدیقہ رضی

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
میرے ہاتھ آوے گی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ کا نکاح جب حضور علیہ السلام سے ہوا تو آپ کی عمر سات سال تھی وہ ہی نسبت یہاں ہے کہ میں بڑھا ہوں اور بیوی لڑکی ہے۔ (رسالہ امداد مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)	اللہ عنہا کی سخت توہین بلکہ اس جناب کے حق میں صریح گالی ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا بے ایمانی اور بے غیرتی ہو سکتی ہے کہ ماں کو جو روزے تعبیر دی جائے۔

عقائد دیوبندیہ کا یہ ایک نمونہ ہے۔ اگر تمام عقائد بیان کئے جائیں تو اس کیلئے ایک دفتر چاہئے۔ حق یہ ہے کہ رافضیوں اور خارجیوں نے تو صحابہ کرام یا اہل بیت عظام ہی پر تبرا کیا مگر دیوبندیوں کے قلم سے نہ خدا کی ذات پیچی نہ رسول علیہ السلام اور نہ صحابہ کرام کی نہ ازواج مطہرات، سب کی اہانت کی گئی۔ اگر کوئی شخص کسی شریف آدمی سے کہے کہ میں نے تمہاری والدہ کو خواب میں دیکھا اور اس کو بیوی سے تعبیر کیا تو وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ہم ان کے غلامان غلام اپنی صدیقہ ماں کیلئے یہ باتیں کس طرح برداشت کریں۔ صرف قلم ہاتھ میں ہے اس لئے مسلمانوں کو مطلع کر دیتے ہیں تاکہ مسلمان ان سے علیحدہ رہیں یا وہ لوگ ان عقائد سے توبہ کریں۔



(۱) نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟

(ترجمہ: فارسی معتمد مدرسہ معارف دہلی)

نماز میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا بدعت ہے

(ترجمہ: فارسی معتمد مدرسہ معارف دہلی)

فرض نماز کے بعد دعا کی اہمیت

(ترجمہ: فارسی معتمد مدرسہ معارف دہلی)

دعا بعد از نماز جنازہ

(ترجمہ: فارسی معتمد مدرسہ معارف دہلی)

ہاتھ پاؤں چومنا شرک و حرام یا سنت صحابہ؟

(ترجمہ: فارسی معتمد مدرسہ معارف دہلی)

نور انبیت مصطفیٰ علیہ السلام

(ترجمہ: فارسی معتمد مدرسہ معارف دہلی)